دل کی بات　　　　مدیر

گورنر پنجاب کا قتل اور اس کے محرکات

۴؍جنوری ۲۰۰۱ء کو پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کو ان کے اپنے ہی سکیورٹی گارڈ ملک ممتاز حسین قادری نے فائرنگ کر کے اس وقت ہلاک کر دیا جب وہ اسلام آباد کے ایک ہوٹل سے کھانا کھا کر باہر نکل رہے تھے۔ ممتاز قادری نے اپنے بیان میں کہا کہ گورنر کا قتل ان کا ذاتی فعل ہے۔ گورنر کی طرف سے قانونِ توہینِ رسالت کو کالا قانون کہنے پر میرے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچی اور میں نے انھیں قتل کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنر سلمان تاثیر گزشتہ دو برس سے قانون توہین رسالت پر سخت تنقید کر رہے تھے۔ انھوں نے نہ صرف اسے ضیاء الحق کا کالا قانون کہا بلکہ اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ وہ اس قانون میں ترمیم کرانے یا اسے ختم کرانے کے لیے آخر وقت تک لڑیں گے۔

سلمان تاثیر معروف علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر کے بیٹے تھے۔ ان کے والدِ مرحوم کا علامہ محمد اقبال، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور برِعظیم کے دینی و سیاسی رہنماؤں سے عقیدت مندانہ تعلق اور نیازمندی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۲۷ء میں غازی علم الدین شہید کے جنازے کی چارپائی ڈاکٹر تاثیر کے گھر سے آئی۔ لیکن ۸۳ سال بعد ان کا ناخلف بیٹا قانون توہینِ رسالت کو ختم کرانے کے عزم کا اظہار کر رہا تھا۔ گورنر نے توہینِ رسالت کی مجرمہ آسیہ مسیح کی حمایت میں عدالتی فیصلے کو روندا اور تمام عدالتی سسٹم کو بائی پاس کرتے ہوئے جیل میں اس سے ملاقات اور اس کی رہائی کے لیے اپنے منصب کے خلاف غیر آئینی و قانونی کوششیں تیز کر دیں۔ ان کے انتہا پسندانہ بیانات ہی ان کے قتل کا سبب بنے۔

ہم اِنھی صفحات میں مسلسل عرض کرتے رہے کہ گورنر پنجاب شدت پسندی اور انتہاء پسندی سے گریز کریں اور ملک بھر کی دینی جماعتوں نے بھی انھیں اس انتہاء پسندانہ طرزِ عمل سے روکا جو گھٹیا زبان انھوں نے استعمال کی وہ ان کے باس صدر زرداری، وزیر اعظم گیلانی اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں میں سے کسی نے بھی استعمال نہیں کی۔ ان کی سابقہ اور موجودہ بیویوں نے بھی انھیں اس انتہا پسندی سے روکا۔ مگر اُنھوں نے سنی ان سنی کر دی اور وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔

ہم اپنے مؤقف کو پھر دہراتے ہیں کہ اگر قانون کو ختم یا غیر مؤثر کیا جائے گا تو لاقانونیت پیدا ہوگی، عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں گے اور ملک میں خانہ جنگی ہوگی۔ حکمران آئین کی عملداری کو یقینی بنائیں اور تحریک ناموس رسالت کے مطالبات کو تسلیم کریں۔ اسلامی قوانین ختم یا غیر مؤثر کرنے کے امریکی، یہودی و نصرانی ایجنڈے اور دباؤ کو مسترد کر کے پاکستان کی خودمختاری، امن و سلامتی اور استحکام کو یقینی بنائیں۔ سیکولر انتہاء پسندی کو فروغ دینے کی بجائے سیکولر فاشسٹوں کے منہ میں لگام دیں۔ ورنہ ردِ عمل فطری ہے جسے روکنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا۔